اودھ پنچ

جلد ۳۰ | دوشنبہ ۱۵ ربیع الآخر ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جون ۱۹۰۵ء | نمبر ۲۲

مقدمۂ مراکش

کچھ تو مراد بر آئی

ہم نہ کہتے تھے کہ یہ بین الاقوامی مراکو میں ہرگز نہ چلیگی
تو رفتہ رفتہ اوسے ابا جان کا مال سمجھکر ہضم ہی کر جائیگی
چنانچہ ابتدا یہیں سے ہو گئی۔ جرمنی نے سب سے پہلے اپنا
رنگ جمایا اور سنا جاتا ہے کہ اوسنے بہت سی فوقیت حاصل
کر لی۔ اب دوسروں کی باری ہے۔ فرانس وغیرہ
گو نہ چاہینگے کہ جرمنی اپنا مطلب گانٹھ لے اور ہم
یونہی منہ دیکھتے رہیں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ بانٹ
کر کھانا ہی حق ہے۔ ورنہ ہمسایہ سے برابری نہیں چلیگی
اس صورت میں مراکو کیا کہکر کس کی مخالفت کر سکتا ہے۔
اپنی فصل کا خمیازہ بھگتنا پڑیگا۔ وہ دن دور نہیں کہ تینوں ہمسایہ
سلطنت ہضم کر کے ہمسایہ چھوڑ دینگی۔

لارڈ کرزن کی چنگھاڑ

ہندوستانیوں نے لارڈ کرزن کی پالیسی پر حملہ کرنے
کی غرض سے جو جلسے منعقد کئے تھے انکی وجہ شاید یہ
بتائی جائے کہ ہندوستانیوں کی فطرت میں یہ بات پڑی ہوئی
ہے کہ خواہ مخواہ حاکم وقت کی کارروائیوں پر نکتہ چینیاں
کریں مگر انگلستان والوں کو یہ خبط سوجھا کہ انہوں نے بھی
لارڈ صاحب کو کب زندہ چھوڑا۔ گو اوس جلسہ میں اکثر حاضرین
ہندوستانی ہی تھے مگر انگلنڈ کی آب و ہوا نے اون کی
بدتہذیبی کو بہت کچھ دور کر دیا ہوگا۔ پھر کیا تھا
کہ لارڈ صاحب پر وہاں بھی خوب جی کھولکر
حملے کئے گئے۔ سچ ہے زبان آدمی کو آفت میں
پھنسانی ہے۔ لارڈ صاحب نے خدا جانے کس پینک میں کہہ
دیا کہ بلا ہو کر لپٹ ہی گئے۔ اب حضور لارڈ صاحب بہادر
بنیان تو عذر خواہ بن کے پبلک کا جھگڑا کیون مول لے لیا۔

ہم ہتھیلی کا سہارا دینگے

جرمنی نے مراکو میں اپنا اثر تو بیٹھا لیا مگر اب
مراکو کو بھی کسی طرح تسلی دینا تھا۔ اسلئے اوسنے کہا
تمہیں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہم تمہاری دوستی
کو ہرگز نہ بھولینگے تمنے جو ہم سے اسقدر رعایت کی
ہے۔ کیا یہ فضول جائیگی۔ کسی کی کیا مجال جو تمہاری
طرف بری نظر سے دیکھے۔ ہم جانتے ہیں کہ فرانس
حسد کے مارے تیر ضرور چلائیگا۔ مگر کوئی دن میں
اوسے سرحد الجیریا پر ناز ہے تو ہم بھی اوس
سے دور نہیں۔ بس یہ سمجھ لیجئے۔ کہ اوسکا
کان ہمارے ہاتھ میں ہے۔ فرانس ہمارا جو تیار
نہ کیا۔ اور ہم فوراً سے پیشتر مقابلے کے لیے
تیار ہو جائیں گے۔ مراکو جانتا نہیں تو آ گیا۔ آگے
دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

پولیس کمیشن کا نتیجہ

ہم تو سمجھے تھے کہ پولیس کمیشن ضرور کوئی نتیجہ خیز کارروائی کرے گا۔ اور انصاف ہی سے کام لیگا۔ گو ہم ان ممبروں کی کچھ رعایت نہ کی اور پولیس کی ہرزہ گیوں کا سارا کچا چٹھا سامنے پیش کر کے گورنمنٹ کو محکمہ پولیس کی ترمیم کی طرف توجہ دلائیگا۔ مگر ع خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ معلوم ہوا پولیس کمیشن کے ممبر دیسیوں پر بگڑ گئے اور ادھار کھائے بیٹھے تھے۔ گو پولیس کے مظالم کا پتہ تو بہت کچھ لگایا اور اس امر کو تسلیم بھی کیا ہے کہ یہ محکمہ سخت ترمیم طلب ہے مگر سارا الزام دیسیوں ہی کے سر دھرا گیا ہے۔ بدمعاش ہیں تو یہی۔ دغاباز ہیں تو یہی اور رعایا پر جو جو تکلیفیں پولیس کے ہاتھوں پہنچی ہیں وہ سب انہی کالے بدمعاشوں کی بدولت اور گوروں میں تو شاذ و نادر ہی کوئی ایسا ہوگا جسے اپنے فرایض کا خیال نہ ہو اور رشوت ستانی کا شیوہ اختیار کر لیا ہو۔ ورنہ باستثناء بعض سب گورے بہت ہی معصوم اور ملک کے بہی خواہ ہیں۔ کمیشن کی اس رپورٹ سے ہندوستانی دشمنوں کی اور بن آئی۔ رعایا کی شکایتوں کے جواب میں اور نیز گورنمنٹ کی جانب سے یہ الزام دھرا جاتا ہے کہ پولیس افسروں کی تقرری میں بہت ہی بے پروائی سے کام لیا جاتا ہے اسلئے اب انہوں نے ایسا فیصلہ کر لیا کہ دیسیوں کو پولیس میں بڑی جگہ بہت ہی کم دئے جائینگے چنانچہ بنگال کے محکمہ پولیس میں انسپکٹر و ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کی آسامیوں میں [illegible] ہندوستانیوں کی [illegible] درخواستوں میں صرف [illegible] منظور ہوئی ہیں۔ باقی ۲۰ فیصدی یورپین پولیس میں بھرتی کر دئے گئے ہیں۔

مارا چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت

آجکل پولٹیکل حلقوں میں آیندہ وائسرائے کے متعلق بہت کچھ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ لارڈ کرزن بہادر کی عنایتوں کو تو وہ بہت یاد کر رہے ہیں۔ مگر اب یہ فکر ہے کہ آیندہ کون عالیجناب اس عہدہ پر ممتاز ہونگے۔ کسی کی یہ رائے ہے کہ لارڈ کرومر کی طرف ممبران پارلیمنٹ کا خیال جائے تو بہت ہی مناسب ہے۔ اسلئے کہ وہ بہت ہی بیدار مغز مدبر ہیں۔ اور مصر میں اپنی عالی دماغی کا اچھی طرح ثبوت دیچکے ہیں۔ ایسے نازک وقت میں اسیطرح خیرخواہ رعایا وائسرائے کی سخت ضرورت ہے اور لارڈ کرزن ہی کی طرح ایک اور وائسرائے آگئے تو بس سمجھ لیجئے کہ ہندوستانیوں کا خاتمہ ہی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آخر اس بحث کا کوئی نتیجہ بھی۔ ممبران پارلیمنٹ تک ہماری باتوں کا پہنچانیوالا ہی کون ہے اور ہمیں پولیٹکل معاملات میں دخل دینے سے واسطہ ہی کیا ہمیں بقول مخالفان کانگریس گورنمنٹ کی ہر کارروائی پر سر تسلیم خم کر لینا چاہئے۔ خدا ہی نے ہماری عنان حکومت انکے ہاتھوں میں دیدی ہے تو اب اسکا علاج کیا ہو سکتا ہے۔ پارلیمنٹ تو لارڈ کرزن ہی کا ثانی ڈھونڈتی ہے اور لارڈ ملنر کی طرف اسکی نظر ہے۔ اب اگر ہم یہ کہیں کہ لارڈ ملنر جیسا بدخواہ ہند ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ تو اس سے حاصل کہ لارڈ ملنر نے جنوبی افریقہ میں یہ ثابت کر دیا کہ انہیں ہندوستانیوں کے ساتھ کسقدر ہمدردی ہے لیکن گورنمنٹ کی نظر میں اگر وہ اس عہدہ کے قابل ہیں تو کیا ہم اسکے ارادہ کو بدل سکتے ہیں۔ بھائی ہندوستانیو دعا کرو کہ خدا گورنمنٹ کو تم پر مہربان کرے۔

پہلے گھر کی فکر کریں

زار روس بیچارہ بڑی مصیبت میں ہے۔ ادھر جاپان نے اسکا حال پتلا کر رکھا ہے اور [illegible] ہے کہ کسی کروٹ چین نہیں لینے دیتی۔ زار اس فکر میں ہے کہ کسیطرح اپنی کھوئی ہوئی عزت کو سنبھال لے۔ نزدول یورپ کے بیچ بچاؤ کر صلح کر کے جاپان سے پیچھا چھڑائے۔ مگر کیا کرے۔ دل بھی تو ٹھکانے پر ہو۔ رعایا نے اور بہت ہی بے طرح تنگ کر رکھا ہے اور انہیں تو خاصا موقعہ ہاتھ لگ گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس سے کوئی واسطہ نہیں کہ جاپان سے صلح ہو یا لڑائی جاری رہے۔ ہم اپنی خیر منانا چاہتے ہیں۔ مدت سے بھرے بیٹھے تھے اور یہی تو وقت ہے کہ خوب خوب اپنے دل کی بھڑاس نکالیں۔ مثل مشہور ہے بلی بھی چوہوں سے کان کتراتی ہے۔ زار روس کو جھک مار کر رعایا کے آگے سر جھکانا پڑا۔ بادشاہ روس نے دیکھا کہ اپنا جھگڑا مٹانیکا یہی وقت ہے۔ عوام پر ہمارا اثر ہے۔ ہم جو چاہیں وہ ہو سکتا ہے انہوں نے ایک ڈیپوٹیشن قایم کر لیا۔ اور زار کو نوٹس دیا کہ اگر اپنی خیر چاہتے ہو تو ہمیں اپنا پشت پناہ بنالو۔ عام رعایا ہمارے ہی ہاتھوں کا بنایا بگاڑا کھلونا ہے۔ موم کی ناک کی طرح ہم انہیں جدھر چاہیں موڑ سکتے ہیں۔ انہیں صلح پر آمادہ کرنا ہمارے ہی ہاتھ کا کھیل ہے۔ زار نے اسے غنیمت جانکر انکی سرپرستی منظور کر لی اور اطلاع دی کہ ہم دوشنبہ ۱۹ جون کو اس ڈیپوٹیشن سے ملاقات کرینگے۔ بڑی شان و شوکت کے ساتھ انکی آؤ بھگت کیا جائیگا اور وہ جو شرائط پیش کرینگے انپر پورا غور کیا جائیگا۔

جنرل ٹوگو عیسائی ہیں

انگریزی اخبارات بھی عجب بیڈھب قہر و خفا کی اوڑھنے ہیں۔ جہاں دیکھا کہ یہ ہماری جیت ہوئی ہے اُلٹا ہی بنا لیتے ہیں۔ جاپانیوں نے جو روسیوں کو متواتر شکستیں دیں تو چونکہ روس کی مخالفت اور جاپان کی دوستی کا انگریزوں کو دعویٰ ہے اسلئے جاپانی فتوحات پر پردہ ڈالنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ مگر انہیں یہ فکر ضرور رہی کہ ایک غیر عیسائی سلطنت نے اسقدر عالیشان عیسائی سلطنت کو شکست دی یہ تمام جہان عیسائیوں کے لئے بڑی بےحیائی کی بات ہے۔ اسکی کوئی وجہ ایسی ضرور قائم کرنا چاہیے جس سے ہماری ناک اونچی رہے۔ اور تو کوئی بات سمجھ میں نہ آئی لیکن ایک مدت تک تفکر میں سر ڈالنے کے بعد وہ دور کی کوڑی لے آئے کہ ماشاءاللہ۔ سچ ہے جھوٹوں کو فروغ کوئی میں استقدر جرأت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ہر موقعہ پر اپنا کمال دکھا سکتے ہیں۔ ثابت تو انہیں یہی کرنا تھا کہ بھلا کوئی غیر مذہب عیسائیوں اور خصوصاً یورپین عیسائیوں کو اسطرح ذلیل کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں جاپانیوں کو یہ تمام فتوحات جو ہوئیں وہ کس کی بدولت محض جنرل ٹوگو کی بہادری اور اعلیٰ مدبری کا یہ نتیجہ ہے کہ روس کو نیچا دیکھنا پڑا۔ اور جنرل ٹوگو کون ہیں؟ کچھ بھی تو لوگوں کو معلوم نہیں کہ وہ مذہباً کون ہیں سب اُسے عام جاپانیوں کی طرح بدھ سمجھتے ہیں۔ وہ اور بھی سخت غلطی ہے بھلا کوئی بدھ عیسائیوں کو شکست دے سکتا تھا۔ اجی حضرت جنرل ٹوگو عیسائی ہیں۔ اجناب یہ بات ہے کہ یا حقیقی وہ عیسائی ہیں۔ ان کچھ ... تو انگریزی اخبار والے ہم

کیا یہ خبر صحیح ہے؟

پولیس کی بداعتدالیوں کے بیان تو بہت قصے سنا کرتے تھے مگر معاصر پنجابی نے جو حال ہی میں ... واقعہ پولیس کی زیادتی کے متعلق جو خبر لکھی ہے اسے سن کر ہمیں نہایت حیرت ہوتی ہے۔ حالانکہ تمام ہندوستان نے کیا ہی پولیس کمیشن کی تحقیقات اور اسکی رپورٹ کے بعد اس قسم کے واقعات کا صدور ہم کو نہایت حیرت انگیز ہے۔ ہمیں بڑا افسوس تو اس بات کا ہے کہ پولیس کمیشن نے دیسی پولیس کی تو بہت بری طرح خبر لی ہے۔ پھر کیسے ممکن ہے کہ پنجابی نے جو واقعہ لکھا ہے اوسمیں صداقت ہو۔ وہ لکھتا ہے کہ خوجہ نفضل کریم نامی ایک شخص کو ایک کنسٹبل نے اس بےرحمی سے مارا کہ وہ بیہوش ہو گیا۔ یہ تو خیر پنجابی پولیس افسروں کے متعلق معمولی خبر ہے لیکن اخبار مذکور لکھتا ہے کہ ایک راہی کو اس غریب بیہوش کی حالت پر رحم آیا تو وہ پنکھا جھلنے لگا۔ ایک تھانہ دار صاحب بہت سے کنسٹبلوں کو لئے ہوئے وہاں پہونچے۔ انکا تو یہ فرض تھا کہ اوس بیہوش کی مدد کرتے۔ مگر اونہوں نے پنکھا جھلنے والے کو اس انسانیت سے روکنا چاہا۔ اوسنے اون کے حکم کی تعمیل سے انکار کیا۔ تو دونوں کو گھسیٹتے ہوئے تھانہ پر لیگئے اور اوس غریب پنکھا جھلنے والے کی ایسی بری گت بنائی کہ خدا کی پناہ۔ اوس نامعقول وحشیانہ حرکت کے لکھنے کی بھی ہم میں طاقت نہیں۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ خبر تصدیق طلب ہے۔ کیونکہ برٹش گورنمنٹ کے دور میں ایسا اندھیر کیسطرح ہو سکتا ہے اور در واقعی یہ خبر صحیح ہے۔ تو گورنمنٹ کو ضرور اسکی پوری تحقیقات کرنا چاہیے۔

کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ

موت کے پنجہ سے بھلا کون بچ سکتا ہے بڑے بڑے جبار و زورآور اولوالعزم اور شاہ جو دنیا میں جب زمین پر پاؤں رکھتا بھی عار سمجھتے تھے انہیں جب موت نے گھیر لیا تو کان دبا کر بیٹھ رہنا ہی بنا کے تھی۔ خانبہادر سردار میر عبد العلی صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس سے بمبئی کا کون شخص ناواقف ہے۔ شہر بھر میں ان کے رعب و داب کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ بڑے بڑے یورپین پولیس افسر انکا لوہا مانے ہوئے تھے۔ اور مشکل سے مشکل معاملہ کی گتھی کو جس آسانی سے یہ سلجھا لیتے تھے اوسنے گورنمنٹ کی نظروں میں انہیں اسقدر عزیز بنا رکھا تھا کہ پہلے خانبہادر پھر سردار بہادر اور آخر قیصر ہند کے معزز خطابوں اور تمغوں سے انہیں ممتاز کیا۔ ہمیں کوئی کلام نہیں کہ ان خطابوں اور تمغوں نے انہیں مسلمانوں کے لئے سرمایۂ ناز بنا دیا تھا اور سب سے بڑی فخری بات تو یہ تھی کہ جس اعلیٰ عہدہ پر یہ ممتاز تھے وہ آیندہ کے لئے دیسیوں کے واسطے حرام مطلق بنا دیا گیا۔ ایسے محکمہ میں انگریز افسروں کا ایک دیسی کے ماتحت ہونا واقعی ایک نئی بات تھی اور وہ بات گویا اونہیں کی ذات پر موقوف تھی کیونکہ ایسے عہدۂ جلیلہ پر پہنچنے کی کسی دیسی کو امید نہیں ہو سکتی مگر گذشتہ مدت دراز سے وہ نہایت خاموشی سے یہاں سے اوٹھا لئے گئے ... کی کانوں کان خبر بھی نہ ہونے پائی۔ صرف دو روز مرض نمونیہ میں مبتلا رہ کر سردار بہادر صاحب عالم بقا ہوئے۔ اہالیان بمبئی اور خصوصاً صاحب کمشنر پولیس کو سخت رنج و افسوس ہوا۔ خدا انکے پسماندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ہنوز دلی دور است

بیڑۂ بالٹک کی تباہی کے بعد امریکا کے پریسیڈنٹ مسٹر روزویلٹ یہ سمجھے کہ اب میری کوششیں ضرور نتیجہ خیز ہونگی - اور روسی موقعہ کو غنیمت جانکر فوراً صلح کی درخواست کرینگے کیونکہ جسکے سر میں ذرا بھی عقل ہے وہ ایسی شکست کے بعد ہرگز بخت آزمائی کا ارادہ نہ کریگا مگر واقعہ یہ ہے کہ روسی جیالوں - ابتک انکی پیشانی پر بھی بل نہیں آیا ہے وہ ایسی ایسی شکستوں کو کچھ سمجھتے ہی نہیں - پریسیڈنٹ روزویلٹ نے صلح کی تحریک کی تو کس بے پروائی سے جواب دیا کہ ہاں آپکا یہ خیال بالکل بجا ہے کہ باقتضائے انسانی ہمدردی ہمیں ایسی تباہ کن لڑائیوں سے کنارہ کشی کرنی چاہئے - آپکی اس رائے سے ہمیں پورا اتفاق ہے اور اگر جاپانی صلح کرنے پر راضی ہیں تو ہمیں بھی کوئی انکار نہیں - مگر ابھی سے ہم صلح کے متعلق وکلا مقرر کرنا فضول سمجھتے ہیں - پہلے ہم یہ تو سن لیں کہ جاپانی کن شرائط پر صلح کرنا چاہتے ہیں جب وہ شرطیں ہمیں معلوم ہو جائینگی - اور ہم ان پر اچھی طرح غور کرینگے پھر جیسا مناسب ہوگا کیا جائیگا اگر انکی شرطیں ذرا بھی معقولیت کا پہلو لئے ہونگے تو ڈیلیگیٹ مقرر کرکے ان پر بحث کیجائیگی اور اگر جاپانی غرور کے مارے آپے سے باہر ہو گئے ہوں تو شرائط صلح میں اپنی ہی پچ رکھی ہوگی تو ایسے نامعقول شرائط پر بحث کرنے کے لئے ڈیلیگیشوں کا وقت ضائع کرنے سے کیا حاصل -

غرض کہ روسیوں کے تیور سے تو پایا جاتا ہے کہ گو متواتر شکستوں نے انکی ہمتوں کو پست کر دیا ہے مگر ابھی بالکل توڑ نہیں دیا ہے اور اگر شرائط صلح میں جاپانیوں نے ذرا بھی [illegible] کی تو صلح ہرگز نہ ہوگی -

ہندوستانیوں کی ایسی قسمت کہاں

اسمیں کوئی کلام نہیں کہ انگلنڈ میں ایسے بھی بہت سے صاحب ہیں جنہیں ہندوستانیوں کی حالت زار پر رحم آتا ہے - اور ہمیشہ یہ خیال لگا رہتا ہے کہ ان کے لئے کوئی ایسی مستقل صورت نکل آئے جس سے گورنمنٹ کو انکی شکایتوں کے رفع کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے مگر یہ جانکر کہ تقدیر کے [illegible] ممکن نہیں کہ [illegible] ساری عمر گو سیتی رہے - ہمارے ہمدرد انگریز میں یہ طاقت کہاں جو ہماری بگڑی ہوئی قسمت کو بنا سکیں وہ تو بیچارے اپنا حق ادا کرنے میں دل و جان سے ساعی ہیں - مگر اسکا کیا علاج کہ کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی - یہاں کانگریس والے تو اس ارادہ ہی میں رہے کہ اپنے وکلا کو انگلنڈ میں بھیجکر یہ کوشش کیجائے کہ پارلیمنٹ کی ممبری کا ہماری بلند حوصلہ گورنمنٹ ہمیں اعزاز بخشے - مگر وہاں کے ہمدردان ہند کو پہلے ہی اسکا خیال تھا - چنانچہ ممبر پارلیمنٹ مسٹر سموئیل سمتھ نے لنڈن ٹائمز میں ایک بہت بڑے زوردار مدلل مضمون میں گورنمنٹ برطانیہ کو ہندیوں کے مظالم کی طرف توجہ دلاکر یہ درخواست کی ہے کہ ہماری پارلیمنٹ میں کلکتہ بمبئی اور مدراس کا ایک ایک ممبر ضرور ہونا چاہئے - تاکہ وہ اپنی زبانی اپنی مصیبتوں کی کہانیاں سناکر ہمیں واقعی حالات سے مطلع کریں - ہندوستان کی حکومت میں جتنی خرابیاں پڑی ہوئی ہیں انکی یہی وجہ ہے کہ ہم وہاں کے سچے حالات سے واقف نہیں ہوتے جو انکے تدارک کی کوشش کریں کیا ہندوستانیوں کی قسمت کے مقابلہ میں [illegible]

اسکی بھی شامت آگئی ہے

تعجب ہے کہ شاہ عیسائی دوستوں نے یونان کی حالت سے سبق نہیں لیا - اور ہمیشہ یہی خبط انکے سر میں رہتا ہے کہ ترکی بہادروں کو چھیڑ کر مصیبت مول لے لیں - اسمیں کوئی کلام نہیں کہ انکی پشت پر پردۂ زنگاری میں یورپ کی تمام طاقتیں ترکی سلطنت پر ادہار کھائے بیٹھی ہیں اور ہمیشہ سے اس جان کا مال سمجھکر بلا [illegible] ہضم کرنے کی فکر میں لگی رہتی ہیں یہی وجہ ہے کہ آئے دن ترکی مقبوضات میں عیسائی بغاوتوں کی خبریں آتی رہتی ہیں - اور گو ترکی بہادروں کے آگے سب منہ کی کھاکر رہجاتے ہیں مگر انکی جبلی شرارت اور خبث کسی طرح چین سے انہیں بیٹھنے نہیں دیتی - اب البانیا کو شیطان نے انگلی دکھائی ہے کہ بے لگام ہونے کی فکر میں ہے - یہاں کا شاہزادہ پرنس آلبرٹ میں اس کوشش میں لگا ہوا ہے کہ حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کی سرپرستی سے نکلکر خود مختار ہو بیٹھے - اور جیسے ہمیشہ عیسائیوں کی عادت ہے اس غرض کے پورا کرنے کیلئے یہ ترکیب نکالی - کہ عیسائی رعایا کو بغاوت کی ترغیب دے رہا ہے - اس بیوقوف کو یہ امید ہے کہ اٹلی و انگلینڈ مجھے تپلی کا سہارا دینگے - یہاں کی رعایا اس سے بہت ہی برگشتہ ہو رہی ہے - اور تعجب نہیں کہ اعلیحضرت ظل اللہ کو تکلیف گوارا کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑے اور یہیں اسکا کام پورا کر دیا جائے - خیر جو کچھ ہو مگر اسمیں کچھ شک نہیں - کہ اگر اسکے ہوش درست نہ ہوئے تو وہی مثل لازم آئیگی کہ [illegible] موت [illegible] اور کھانا کی

ختم -

یا بیحیائی تیرا آسرا

روسیون کی بیحیائی کی عجیب گت ہے کہ استقدر ذلت اٹھائی۔ جاپان سے ہر چند رسوا ہوئے مگر دماغ سے رعونت دور نہیں ہوئی۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ بیڑہ بالٹک کی شرمناک شکست کے بعد ان کے دل میں قسمت آزمائی کی کونسی آرزو باقی رہی ہوگی اس سے پہلے جتنی شکستیں ہوئیں اسوقت اسی خیال سے دلکو سمجھاتے رہے کہ ابھی ہمنے پوری قوت سے کام نہیں لیا ہے اسلئے جاپانیوں کو بعض جگہ موقعہ ملا ہے مگر جب بیڑہ بالٹک جب جاپان پہونچیگا تو انکی دال کا بھاؤ معلوم ہوگا۔ وہ بھی بیچارہ ڈوب گیا۔ ہمیشہ کے لیئے نا امید ہو جائیں گے اور یقین ہو جائیگا کہ سمندر کا بادشاہ دوبارہ بچکر ساحل سمیں خود ... کرو۔ مگر روسیون کے جو ہوے اوسوقت بھی نظر نہ معلوم ہوتے تھے کیونکہ پورٹ آرتھر اور کمڈن کی شکستیں انہیں ذلیل کرنے کیلیئے کافی تھیں لیکن اب تو جس بیڑے پر ساحت دعوے تھے وہ ہی منہدم ہوگیا۔ پھر تعجب ہے کہ ان کے ہوش کیون ٹھکانے نہیں ہوتے وہ ابتک جاپان کو کیون حقیر سمجھتے ہیں اور کس برتے پر یہ کہہ رہے ہیں کہ شرائط صلح میں ہم جاپان سے ہم کسی طرح دبکر نہیں رہینگے روسی اخبارون نے بڑا شور مچا رکھا ہے کہ جاپانیوں کی حمایت ہی کیا ہے جو ہماری عالیشان گورنمنٹ کو صلح پر مجبور کرے۔ وہ خود لڑائی سے تنگ آ گئے ہیں۔ سارا خزانہ خالی ہو گیا ہے۔ اور کچھ روز اسیطرح لڑائی جاری رہی تو جاپان ٹاٹ الٹ جائیگا۔ یہی وجہ ہے کہ موقعہ دیکھکر امریکا کو درمیان میں بلا کر کسیطرح صلح کرالو۔ کیونکہ اب تک جاپان کا پلہ بھاری ہے اسلئے شاید کچھ مل جائے۔ مگر روسی بھی بانتے ہیں کہ جاپان کو بس قدر صلح کی ضرورت ہے اسیقدر روس کو بھی ہے۔

اب شاید مراکو بچ جائے

گذشتہ رپورٹون سے تو یہی ثابت ہوتا تھا کہ سلطنت مراکو عنقریب ہی دول یورپ کا نوالہ بنجائیگی مگر اب اس کے بچنے کی امید باقی ہے۔ اسنے تو یورپین جابرون کے ہاتھ میں پھنسنے کے باعث اپنی خرابی کا سامان کر لیا تھا مگر ابھی کچھ روز اس اسلامی سلطنت کا قیام خداکو منظور ہے اسلیئے اس خودکردہ حماقت کا اچھی طرح رنگ جم سکا۔ گذشتہ ہفتہ کی رپورٹ سے معلوم ہوا تھا کہ مراکو نے اپنے سفید و سیاہ کا اختیار دول یورپ کے ہاتھ میں دیدیا تھا مگر خوش قسمتی سے ہماری گورنمنٹ نے اس پلان تجویز میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ جرمنی سفیر کاونٹ ٹاٹنیبچ نے اپنی گورنمنٹ کی طرف سے تباہی مراکو کی کانفرنس میں شامل ہونیکا اقرار کیا۔ مگر برٹش سفیر نے اطلاع دی کہ ہماری گورنمنٹ اس جھمیلے میں نہیں پھنسنا چاہتی۔ اس سے یہ تو نہیں ثابت ہوتا کہ مراکو بالکل بچ جائیگا کیونکہ ممکن ہے کہ ہماری مدبر گورنمنٹ اپنا ازالہ سید حاکر نا چاہتی ہو اور یہ خیال ہے کہ سب کے ساتھ حصے بخرے کرنے میں شامل ہونے سے ہماری شان کے خلاف ہونیکے علاوہ بہت ہی کم ملنے کی امید ہے اسلئے الگ ترکیب چلنے کا ارادہ ہو کہ سب بہاؤ ہی ہاتھ آئے۔ لیکن بہر صورت یہ تو یقینی امر ہے کہ مراکو کو سنبھلنے کا موقعہ ملیگا کیونکہ اگر دول یورپ نے بلا شرکت برطانیہ مراکو کی قسمت کا فیصلہ کیا۔ تو برٹش گورنمنٹ جنگون سے باہر ہو گی۔ اور باہمی جنگ و جدال کی نوبت آجائے گی۔ اور اگر دول یورپ نے برطانیہ سے الگ رہ کر اس معاملے سے پہلو تہی کرنا چاہا۔ تو بس سمجھ لیجئے کہ مراکو کی قسمت کھل گئی۔ دیکھنا چاہیئے اور دول یورپ کیا کیا جواب دیتی ہیں۔

ابھی کچھ جان باقی ہے

ہندوستان کے پرانے ہمدرد و خیرخواہ شور مچا رہے ہیں کہ اب ہندوستان بالکل تباہ ہو گیا ہے اور سب دولت کھسوٹ کر اچھی طرح لیجائے۔ خزانہ بہرے ہوئے تھے بالکل تقاضا ہی ہے کہ اسکی حالت زار پر رحم کیا جائے۔ اسی خیال سے جب حضور ولیعہد بہادر کے سفر ہند کا ارادہ ہوا۔ تو غریب ہندوستانیوں کے ہمدرد دن رات سے مانگیے کہ حضور پرنس آف ویلز خوشی سے ہندوستان جائیں اور اپنی عزت افزائی کریں مگر ایسا نہ ہو کہ یہ عزت افزائی غریبون کے لئے وبال جان ہو جائے راجہ نواب اور روسائے ہند کو ممانعت کیجائے کہ حسب عادت دریا دلی سے کام نہ لیں ہمارے حضور ولیعہد بہادر کے پاس قیمتی تحفے لے جانیکا خیال ہے۔ وہ ہندوستانیوں کے تحفہ تحائف کو قبول نہیں فرمائیں گے۔ اس خبر کے سنتے ہی ہم پھول کر کپا ہو گئے اور حضور شاہزادہ موہم اقبال کی آمد کی خوشی سے زیادہ خوشی ہوئی۔ مگر واہ ری ہندوستان کی بدقسمتی کہ اپنے ہاتھ پاؤن پر کلہاڑی مارنے کو تیار ہوگیا تعصب۔ عالیجناب گورنمنٹ پر بیجا تعدی کا الزام فضول ہے اسنے تو پہلے ہی ہماری حالت زار پر رحم فرما کر ظاہر کر دیا تھا کہ حضور شہزادہ صاحب ہندوستانیوں کی تحائف کے بھوکے نہیں ہیں مگر ہندوستانی یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہم ایسے گئے گزرے نہیں۔ کہ جابسے سرکاری حضور ولیعہد بہادر یہاں سے خالی ہاتھ جائیں بلکہ کلکتہ کارپوریشن نے تو ایک بیش بہا موتیوں کا ہار حضور پرنس آف ویلز اور اقبال کی بیگم صاحبہ کو نذر کرنیکا ارادہ ہے۔ اور اسکا پہلے ہی چرچا کرا دیا ہے۔ کہ شاہزادی صاحبہ اس ناچیز تحفہ کو ضرور منظور فرمائیں گی۔ ابھی ہندوستانیوں کے ہندوستان پر بڑا ہزار برس تک جان باقی رہیگا۔

معرکہ آرائی

جگر ہچھر کا پاپے فقیران مہانم نے کہ اموات مسلمان کو بھی دیا پچھڑ میں

انصاف الملک، منصف المقعسہ، قاضی القریہ مسٹر پہنچیا در صاحب ولادت و تا ۔ بھیا سلام تو جنتی بابا کی زنبیل بگڑ گا شیدہ خیال خود ہو وادم ۔ جیسے حق و تا اسوقت کی گرمی میں میدان جنگ کا نقشہ ہی بنتا جا بابی نیکھا ہاتھ میں لئے ہوئے اپنا نیبھی ریاست کے موجود ہو نکل چکے ہیں ۔ خاص جنتی بابون کا درشن کرتے کراتے دوبلغہ ۔ انہین سینکلے سکار بیلا ہا دوڑی کرتی ہوتے جٹے اسٹیشن تک پہنچ ہی گئی وہ دیکھو ہینا ہیت جب بہشتی جیلانی آ ہی گئی اور بابہ دولت ہی یا لین جلوہ ہیچے اور اسکے پیٹ میں اونٹ بھاگنے ۔ اچانک کوئی گپ شپ ہو رہی ہوئی تھی کہ بابا میم دیسی آ ہی گیا ۔ گاڑی داڑھی تو گرد کا بچھول ۔ چہرہ پر پسینہ اور پیر و شیر و ھول ہو گا شریف کے قریب خدا خدا کرکے پہنچ ہی گئے ۔ جدھر دیکھو ادھر فقیر وہ طرفہ ایسے اڑتے ہو جاتے جیسے قرضداروں کے پیچھے بنی کے بلبلانا ۔ بارواڑی تہبند ہوئے ۔ ہر کسی کا سینچ لٹکیا لال دوپٹہ بیہ نکلا یا یہ روتا لائے ۔ جنتی بابا خیرات دلانے کی سادون نے امید کے تکرک دماغ کو واڑی سنہر بناوی رستہ لالی ٹھہرا کے تنگیا آپکی انت سنت تقریبا خانصاحب کر وصول ہوئی ہیہ نہ سر نہ پیر کہیں ٹیول نہ کہیں خیر ۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتی ۔ یہی واہ آپکی گپانی لکھوپری کے زبان بادون یہاں شاہانہ وقت دیا اور آپکے مغز میں نہ آیا ۔ آپکی عقل بہکا یا درگاہ کو جا نکلا

خیر قبلہ دم دیکھیے فقیروں کا شور رہا ۔ خدا ماوت نے آنسے رستہ ٹوٹنے ۔ جیسے ڈنڈ منڈ سے وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر زائروں کو ایسے تاکتے ہیں جیسے قبرستان میں تبار کی لالان ۔ لشکر فقرا کی بغوں کو چیرتے پھاڑتے درگاہ تک پہنچے ۔ مگر سامنے میں جو بخارات کے مادے نے جوش مارا تو خوشبو جیب شریف کے حلق میں دو دو ٹکڑیاں ڈال دی ہیں ۔ ایک گھر دوکے پکتے ہی مسلمان بھرین نے اگھیرا کوئی کہتا ہے جوڑی سلامت رہے لوٹے ۔ کوئی کہتا ہے بال بچے سلامت رہیں پھلے پھولے ۔ کوئی کہتا ہے دو دو دنیا بسترے تہت چراغ دلادے ۔ غرض دیوالی کی پوشیوں کا ساغر آ گیا ۔ اچھا تو آپنے کچھ دیا بھی یا دین ہی جو کھاٹ تھا ۔ وہ بھیا پیچ دینا لینا تو خیر جان چھڑانا مشکل ہو گیا ۔ آگے جو بڑھا تو کیا نظارہ ہے ۔ ایک فقیر ہٹ روتی دو پٹہ باندھے ہوئے ہاتھ میں لٹھ لئے ہٹے کٹے ہے اور اسکو قریب ایک میت جنازے میں دھری ہوئی ہے اور اوس کے سامنے ایک رومال بچھا ہوا تھا ۔ وہ کھلی صدا لگا رہا ہے ۔ سید صاحب کے لاوارث میت کی بھی خبر لو ۔ کل سے یہاں پڑی ہوئی ہے ابتک کفن دفن کا بندوبست نہیں ہوا ہے ۔ حبیب خیر ۔ روتا لا دے ۔ بابہ دولت زیارت نظر سے جو دیکھا تو ۔ وہاں پر تقریبا پانچ سات چہرہ تماشا کی روتی ہوئی بڑی ہوئی تھی ۔ ہی ایکنے ہی ایک بخت بخون ۔ تو واپس ہی آیا اور جٹا ہی تو کر بیٹھا ۔ کیوں پر اندشاہ نے بلبلا میں جیسے فقیر سید حسین ہوتی دکھا ہی تھا کہ پھر صاحب علیشاہ نے فرمایشی آواز سے اونگل دیا ۔ وہ حضرت کچھ مسخری ہے اتنے دو پہیں آٹھ دس آدمی کیا لین اور اس میت پر کیا خرچ کریں ۔ یہ بات کرتے ہی ایک شخص انسان صورت فرشتہ سیرت آ موجود ہوا اور کہنے لگا ۔ یارو تمہارا کام ہے ۔ کل کفن تو غلام حسین سوداگر نے چاندی لوٹے سے ہر ۔ اور کل ہی روپئے وصول کئے اور آج بھی انہیں ہوا ۔ بیر میت لیجانے میں کیا دیری ہے ۔ اس فقیر نے اوسکو ایسا بیہودہ جواب دیا کہ وہ تو دنگ تھا ہو گیا ۔ اتنے میں سنت خورت اپنی جھنڈلی ۔ گنجیڑی ۔ موٹے تازے چھیل جیسے گرمی کے کشمش جسم دیکھو تو پنجابی چوہے ۔ شکل دیکھو تو لنگوٹی والے محنت سے ایسے بیزار جیسے لاحول سے شیطان مردود مست قلندر جیسے ناگی لپنڈ مختلف الاقسام دستہ نازل ہو گئے کہ بابہ دولت بھی گھبرا گئے ۔ کہیں خیرات میں بندے کی خیریت نہ ہو جائے ۔ سر کھجاتے پیچھے زمین کا ناپ شروع کر دیا ۔ اسے دن تھا وہاں درگاہ ان حالات سے ناواقف ہیں جو ایسے سنگدل کو ایسی حرکات ناشایستہ سے روکیں ۔ بھیا پیچ اگر وہ وقت بھی ہوں تو کیا کر سکتے ہیں کیونکہ لین دین زیندار کی مُردوں کی اپنی فقیروں کے قبضے میں ہے ۔ اگر وہ اٹل ٹنڈے اڑ جائیں تو کیا ہے خرچ لاوارثوں کی میت کون اوٹھائے ۔ مگر یاروں کے نقارے کی آواز وہ نہیں جو کیکر سننے میں نکلے خبر دیا تو لگا ۔ اور مجھے امید ہے کہ فقار درگاہ بزرگان جماعت از روئے ایمانداری اس کام کی بندوبست کریں گے ۔ جس سے غریب لاوارث اموات کو جلد تر خاک کر دیا جائیگا اور ادھر ملا جی تو کریاں بھر بھر کر پائینگے ۔ کیوں ؟ کیا خیال ہے ہے ۔ چلو ہم بھی ہو گئے وہ گئے چلتے ۔ گدا جلدی یہ کام ۔ اللہ بڑا دوست تیرا نام ۔

بقلم

بزرگی بی نظر جب خرد سالہ بھی ہے جو رام ۔
تو پیرا او نکا دم ہرگز نہیں حد کہ فقلبہ
واقعہ وہی مسلکی ... آزاد

حالات بلوہ اہل ہنود و مسلمانان منٹگمری

اس قبر کی بابت کہ انہوں نے دیوی کا کام تعمیر
کیا اور سکھ بنے ہوئے کربلا کے میدان میں تمام
رنڈپٹ وغیرہ بجا کر جلوس اور مشورہ کیا اور ...
کیا کو کھود کر روبار ... جسکی بے حرمتی کیا گیا اور
ہوا اور اسکا علاج کا جب تو اسنے بھی استعمال
بیان کیا۔ اسپر علی الصباح قریباً دو ہزار اہل ہنود
مسلمانوں کے قبرستان میں گھس آئے اور نشانہ
بجاتے ہوئے اور سرنا ہوگئے اور ... مارتے
مسلمانوں کو نکالتے آئے۔ اور سرکاری ... کو ...
دفن کیا ہوا مقبرہ نکالا۔ اور ... سے ...
... کا ... قبر ... کے ... جلا دیا۔
اور باقی ... کو ... کر تمام قبرستان میں
... بعد اور ... کا ...
ہندوؤں نے ہاتھوں میں لے لیا۔ اور مسلمانوں
کے گھروں پر ... مسلمان بہت تو ان کے
... جنگلوں میں بھاگ کر چھپ گئے
تھے۔ بعض ... وزیر صاحب کے پاس بھی گئے
اسنے کہا کہ تم بھاگ جاؤ۔ بھاگ کر ہی جان بچاؤ۔
چنانچہ ... خلیفہ پیر بخش کے گھر پر ہوا اسکو
گھر کو لوٹا اور اسکی عورت کو بے پردہ کیا۔ اور
... مارتے ... کے ... بعد اسکے
... بھاگی ... جو ... کر ...
... گئے ... لگا ...
... اور ... باندھکر
... کے ... لائے ... میں ...
... جیل ... بند کردیا۔ اور ... جیل کے تمام
... بنانے ... اور ... تمام
جیل ... اور ... ہوا ...
... تھا۔ ... انہوں نے ...

بند کیا اور جیل کو کر سب ... میں ...
حلوا ... مسلمان پر بیٹھے بند ... پر ہو ... میں
سنگھ ... کمپنی کا ملازم ہندو ... کی
... درخواست پر وہاں ... بعض ... فروخت
جو ... گیا ہوا تھا جسکو ... ہی
... جیل کی طرف لے آئے اور ... میں
... اور جیل میں قید کر دیا ... کھلی
اور اسکی بیوی کو لائے مگر اسکے گرفتار کرنے
کے وقت تحصیلدار ... جمعدار فوج ساتھ تھے۔
اسلئے انہوں نے ہندوؤں کو کہا کہ اگر ان کو
... ہو گئے تو ... جان سے مر جائینگے۔
... جان سے ... اور ... ان دونوں
کو بھی جیل کے اندر بند کر دیا جس کے بعد ...
کر اور ... کو اور ... دو ... جیل
غلام ... کو اسیطرح مارتے پیٹتے ...
لائے اور جیل کے اندر بند کرتے گئے۔ اور گرفتار
شدگان کے ... اور روپیہ وغیرہ اور
... جاتے تھے۔ چنانچہ میری
جیب میں سے مبلغ ... روپیہ نقد اور ایک
... قیمتی ... بھی لوٹا۔ اور دوسروں نے
بھی جو کچھ ... لوٹا۔ ... تمام ... گھروں سے باہر
نکلے ... میں بیٹھے تھے۔ اور ... نقد کا
بھی ... اپریل کو وقت
صبح ... انہوں نے مسلمانوں پر مظالم کرنے
شروع کئے اور ... جگہ ... مسلمانوں کو
پکار کر ... اور تلاش کرتے پھرتے تھے جو
... ایک ... مسلمانوں ...
... جیل کی طرف ... تھے اسواسطے
... ساتھ ... ملازمین ... انہوں ...
... اور ایک عورت کو گرفتار کیا ... اس ...
باقی مسلمان سب بھاگ کر جنگلوں میں جا چھپے۔

... سب ... روز ... پولیس ...
... کربلا ... جو ...
... کے پاس رہا ...
... وزیر ... مسلمان ... لیکن ...
... تمام ... کو ... دیا ...
مسلمانوں ... دوسرے قیدیوں کے ساتھ
... ایک ... لیکن ...
کے انتظام ... قید ہے۔ میں نے اور دو
مسلمانوں نے ... وزیر صاحب کے پاس استغاثہ
کیا۔ ... استغاثہ ... شہادتیں ... اور
فیصلہ صاحب بہادر ... کرے گا۔ میں نے بھی ان
جرائم کا استغاثہ دائر کیا ...
... مذہب ... مسجد ... اقدام قتل
... بند کرنے اندرون جیل بوقت ...
سامنے ... کو ... استغاثہ کر کے استغاثہ ...
کیا ... چند شہادتیں ... اور ...
کو ... جو ... بلوہ میں شریک ... تھے۔
سامنے کیا۔ میں نے انہیں سے ... شناخت
کیا۔ اور میرے گواہوں نے بھی میرے بیان ...
شناخت کی تائید کی۔ اور ... نے بھی ...
کا اقبال کیا۔ اگر ... تھا ...
سے ... ظاہر کرنے سے ... رکھتا ...
حالات بیان کرتے۔ ... کا ... انہوں نے
... کی ... گویا ... کے ساتھ
سب ... تھا۔ ان ... آدمیوں کو ...
کی ضمانت لیکر وزیر صاحب نے ... حکم دیا کہ
... ثبوت استغاثہ کافی ہے۔ تم ... صاحب
آنے پر تمہارا انصاف ہوگا۔ میں خود ...
کو گرفتار نہیں کر سکتا۔ ہندو ... کو ...
... ہو گیا۔ ابھی تک جبکہ کوئی اطلاع
نہیں ہوئی ... بھی ... ہوا ہے ...

کوئی خبر نہیں آئی۔ مسلمانوں کے عید کے خطوں
سے ظاہر ہوا ہے کہ صاحب نے جو کہ یہ فیصلہ کیا کہ ہم
تحقیقات کریں تو ایک سال ختم ہو رہے اسکو پہلے
ہم سزا ہی سنا دیتے ہیں۔ پیر بخش کی ۲ ماہ کی تنخواہ
ضبط جو دس روپیہ ملتا ہے اور مبارک علی کا سب گھر
کا اسباب ضبط۔ اور وہ ریاست میں کبھی داخل نہ ہو
اسیطرح اور بہت مسلمانوں کی ضمانت یا تنخواہ ضبط
اور پانچ چھ ادنیٰ ملازمان ہندو کون کی تنخواہ بھی
ضبط۔ ایک ٹھیکہ دار کو ایک سال ٹھیکہ نہ ملے گویا
اسطرح فیصلہ کر کے صاحب بہادر منڈی کی جھینگری
جا پہنچے۔ اور مظلوم مسلمانوں نے بہت فریاد کی
تو پھر صاحب بہادر نے کہا کہ تمنے کیوں تعزیہ بنایا
تمنے تعزیہ بنایا۔ ہندوؤں نے لوٹا مارا۔ ہم اسباب
سے قیصر راضی ہیں کہ تم نے چپکے لڑکائی اور فساد
نہ کیا۔ چونکہ مسلمان بالکل غریب اور کم تنخواہوں
والے ملازم ہیں۔ اور بہت تھوڑے ہیں اسو انکی
انکی کوئی فریاد نہیں سنتا۔ وہاں مقدمہ میں انجمن
نے ایک تار گورنمنٹ کو اور ایک درخواست بھی
بھیجی مگر اسکا بھی کوئی نتیجہ نہیں ظاہر ہوا۔ لاچار
ایسی حالت میں فریاد کر رہے ہیں۔

الراقم ـــــــ مسلمان

میر محمد عثمان انچارج سنگ کمپنی ہم مشتاق پور

مذہب کو تو لیگیا ایمان لیگئی چیل
پہلو میں ٹامن فیش تھا اب مسٹر تیل

مریع الخیال پنچ۔ مشاعرہ عرض ہے۔ آگئے میں آج
آپکو پرانی دنیا کے اوس حصے کا تماشہ دکھلاؤں
جو نئی روشنی والوں کا نظرگاہ قرار پایا ہے
اگر آپ بخوشی خاطر منظور کریں۔ واہ کیوں نہ ہو
منظور کر لینے کی بھی ایک ہی ہوئی۔ حضرت نیکی اور
پوچھ پوچھ۔ تازہ بتازہ نو بنو معاملوں سے شہید
اور پنجاب کی تحسین پڑا جاتی۔ ابھی سیر و تماشہ تو
ہماری گھٹی میں پڑا ہے۔ اور جو سچ پوچھو تو سیر اور
تماشہ کا شوق ہمیں عدم سے اس دار فانی میں
کھینچکر لایا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارا جسم گلی
مرتب کیا۔ تو اسی سیر و تماشہ کے شوق کی اندرونی
بھیڑ استر کاری کی اور اوپر سے حسن پرستی کا
ملمع کر دیا۔ واہ یار چہ خوب۔ ہمیں نہ معلوم تھا کہ آپ
ہر رنگ میں ہیں۔ اب تو پانچوں گھی میں اور سر
کڑھائی میں۔ بس اب دوپہر ڈھل چکی غسلخانہ
تشریف لیجائیے۔ اور ڈریسنگ روم کا آرڈر میں
ریسیو کر دیتا ہوں۔ آپ غسل سے فراغت ہو کر
کفن پوش ہو جائیں اور سورج مکھی کے آفتابہ
خندق میں مدفون ہو کر ثواب دارین حاصل
کریں۔ لاحول ولا تمنے یہ کیا بے تکی ہانک لگائی
ہے۔ آؤ چلو بس اب دیر ہوتی ہے۔ کہیں اپنا
مطلب فوت ہو جائے۔ توسن طبع کو ایڑ لگاؤ۔
پریوں کا جھمکڑا دکھاؤ۔ تاکہ مشاعرہ کا لطف
حاصل ہو۔ خیالی خولی رنگین طبع ہو جیسے کیا حاصل
ان جی وہ تو خیر دی ادھر ہے مگر پہلے سڑک اور
باشندگان محلہ کی کیفیت تو دیکھتے چلو۔ حضرت ادیب
مسٹر بمبئی پنچ بھی منہ چپ لگائے کھڑے ہو گئے
انکا بھی سبق یاد کر لیجئے واہ سے تو باوا میں تو بھول
ہی گیا تھا خیر ایک شعر انکی دل لگی کے لئے موجود
ہے سے مرغی ککڑوں کوں ہے مرغا ہے تر بانہ
شبیر شتر چشید در سایۂ علیہ والدہ ہاہاہا۔ واہ
سے میں ابتر تعریف کا بولنگا باندھکر بازار میں
بیسیکے ڈھائی سیر بیچ لاؤنگا۔ خیر یہ تو جملہ
معترضہ تھا۔ اب چلو دیکھو وہ سامنے بھیڑ کیسی
لگ رہی ہے۔ شاید لکچر ہو رہا ہے۔ وہ دیکھو ڈاکٹر
صاحب جبہ نے ما رٹوپی پہنے۔ شیروانی انکی تنے
سامنے میز پر جھنڈا بکسے کرسی پر بیٹھے ہیں
کھڑے کھڑے دیدار ان قوم کا ہجوم ہے
اور حاضرین جوتے پہنے کوئی کرسی پر کوئی تخت
پر بیٹھے ہیں۔ اور ٹوپی سامنے خالی میز پر رکھ
پان ڈبیا سے نکال نکال کر چبا رہے ہیں بیٹھا
لنگ بھی سنتے ہیں لکچر دیکھا دیدار ہم ہو رہا ہے۔ ایہ
ایں گل دیگر شگفت۔ یہاں تو بیان ولادت آنحضرت
صلعم اور بیان بارہ وفات کی محفل میلاد شریف منعقد
ہوتی ہے۔ اور جناب لکچرار صاحب جو کالج کے
کے پروفیسر ہیں۔ سبحان اللہ میلاد شریف کی
عزت کی ہے۔ ماشاء اللہ آپ بھی ہیں بوٹ
کے پورے۔ جمعہ کے دن نماز کے وقت منبر پر
ہو کر خطبہ کا ترجمہ حاضرین کو سمجھانا اور نقلی
اور کہانیاں سنانا آپ ہی کا کام ہے اور عقاید
کی تو نہ پوچھئے۔ قادیانی پیر جی کے ترا ایسے ثنا
ہیں جیسے کسی دوشیزہ عیسائی لڑکی کا نوخیز نئی
روشنی والا کرسٹان نا مسلمان۔ خیر اب چلو پھر
سے کیا مطلب اس لکچرار نے تو راستہ کھوٹا کر دیا۔
اب جلد جلد قدم اٹھاؤ۔ جلکر بہار کا مرحلہ۔ مگر آج
اس بارہ وفاتی جھمیلے سے فرصت ملنا مشکل ہے۔ ارے
یہ کیا۔ ایک مسن شخص پر جنات کا سایہ ہو گیا
لیجیے تو یہ حال قال آیا ہے۔ مجلس میلاد شریف یہاں
بھی منعقد ہوئی ہے اور ذرا یہاں کی بھی سیر کیجئے
اخاہ یہ تو کسی بگڑے نواب کا مکان ہے۔ بیٹھنے
مذاق کے مطابق بیان فرش و فروش آراستہ
و پیراستہ ہے۔ ہر شخص خوبصورت ہے گویا یوسف
ثانی۔ اور تین نفر دلہن بنے ہوئے کچھ اشعار پڑھ
رہے ہیں۔ اور حضرت بڑے میاں کی ہمت پر
صد آفرین کہ اپنے حال قال سے حاضرین کو بھی
مقدس محفل میں لا موجود کر کے حکم ضبط کا بنا
ہی چپ بیٹھے ہیں۔ حلیہ و قال سکا

مشق ولا شریک ہے اوس بے حسین، تحت الربیت کا
ملا ولا شاہ جیت حسین، دیگر، سے

منظور ہو آج تو انجمن ہے   سلامی حضور جناب حسن ہے
یعنی دینا خواہین بجو آتا ہے   وہی حق مطلق وہی …

وغیرہ وغیرہ کہان تک لکھون - بس ایک جناب مد ظلہ سے جو سُنا تو عام مجمع منتشر ہو کر خود حسن و یادِ دنیا ظاہر کیا - خدا ماشاء اللہ … بھی لاکھون بار … کہتے بیٹھنے قرار ہوئے - اب سُننے کہ راستہ مین ایک صدا کان مین آئی جو کوئی دل جلا مگر جاہل نہایت خوش آواز ہی سے گا گا کر لحن داؤدی کا مقابلہ کرتا تھا - آواز سنتے ہی دل بے چین ہو گیا جسکے چند شعر ہے خیال مین درج ہو سکتے ہین تاکہ ناظرین بھی مستفید ہو کر دعائے خیر سے یاد کرین -

ترے کام آن پہ پیارے ہماری جان جاتی ہے
لوئی کرکے … مین کرکون گھر بیٹھے
لاگی کی لاگ نا ہین کچھ … جل بیٹھے
لٹ ظالم خدا نے ذرہ … ہے
پیو بسے تا دیان … ما جاگلپور
ملکوں ملکوں سیر کرائی … نامی پور
رقابت اب بیٹھے مین … تمہاری ہے
باپ تو … ڈوبے گو … ہاتھ
پوت کپوت ایسو بھیجو گھر … ہاتھ
لے کہ نا … کیا … ہے
جان جرائی … جلس ناہین چھوٹی
آلِ حسن پہ جان … حق … ہو لی
زمان کو تمام … لعنت تمہاری ہے

بس میاں … ہوا بس … ٹھکانے نہیں اب رخصت ہوتا ہوں - پھر کبھی حاضر ہونگا۔

راقم

مجنون … بی پی
از بھاگلپور

بدنہ ہو اولزِ یہ گردون گر کوئی میری سُنو
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہو ویسی سُنو

گذشتہ ہفتہ (… ربیع الثانی کو) بھاگلپور سے آیا ہوا کسی نامہ نگار کا مراسلہ بعنوان ع ہے فکر … کیا گرون جو … ہون الخ ہندوستان کے کسی مشہور نامہ نگار کی نسبت پنچ میں شائع ہوا تھا - اسکے دیکھنے سے ہمین کیا ہر ذی فہم شخص کو افسوس ہوا ہوگا کہ گو پنچ کے نامہ نگار صاحب نے ثالث بالخیر ہونے کی حیثیت سے اپنے مضمون مین تہذیب کا تھوڑا بہت خیال ضرور رکھا ہے مگر تاہم انکے قلم سے بعض بعض فقرے ایسے نکل گئے ہین جو جانب مقابل کے لئے تیر و تفنگ سے بڑھکر کام دیسکتے ہین - تعجب ہے کہ انہون نے تو خود کو ثالث بالخیر قرار دیا ہے - پھر یکطرفہ کارروائی کیسی انکا تو یہ منصب تھا کہ دونون جانب کا برابر لحاظ رکھتے - دونون کو سمجھا بجھا کر رفع شر کرتے - اسکے ساتھ ہی ساتھ اپنا نام بھی سنبھالتے تاکہ وقت پہ پنچ … ہوتا اور اگر یون ہی ٹٹی کی آڑ مین شکار کھیلنا تھا تو ثالث بالخیر ہو نیکے پردہ مین الفاظ کی گردن پر چھری پھیرنے سے کیا حاصل - صاف طور پر … کرتے رنج … کہ مقابلہ کے لئے مستعد ہو جاتے تاکہ جانب مقابل کو بھی کچھ کہنے سننے کا موقع ملتا - یہ تو وہی بات ہوئی کہ … ہے کہ … سے لگے بیٹھے ہین … نہین مانتے آتے ہی نہیں - ہم تسلیم کرتے ہین کہ ہمین نہ بھاگلپور نامہ نگار صاحب سے کوئی تعلق ہے نہ ان کے جانب مخالف سے - مگر چونکہ ہماری طبیعت فطرۃً انصاف واقع ہوئی ہے لہذا ہم کہے بغیر ہرگز نہین رہ سکتے کہ بھاگلپوری نامہ نگار صاحب نے جو کچھ کیا وہ ایک ثالث بالخیر شخص کے شایان شان نہ تھا - … تحریر سے ہماری غرض یہ ہے کہ آیندہ سے … تمام نامہ نگار اخبار خصوصاً جناب بھاگلپوری صاحب اپنی تحریر مین تہذیب اور انصاف پسندی کو ہمیشہ مد نظر رکھین اور جہان تک ممکن ہو مخالفانہ تحریرات کو چھوڑ کر مفید مضامین پر طبع آزمائی کرین تاکہ اون کو بھی فائدہ ہو - اور ناظرین اخبار کو بھی - اس توتو مین مین اور بیجا تحریرات سے بجز اسکے کہ اپنی تحقیر و تذلیل اور جانب مخالف کی دلشکنی ہو اور کوئی نتیجہ پیدا نہین ہو سکتا - طبع آزمائی کے لئے کیا کوئی مفید مضمون نہین مل سکتا - اور اگر ضرورۃً مخالفت کرنی ہی پڑے تو یہ کیا فرض ہے کہ اس مین ذاتی حملون سے کام لیا جائے - مہذب طور پر بحث کرین - اور اپنی تحریرات مین کسی ذاتی حملہ کو جگہ نہ دین تو کچھ مضائقہ نہین -

ہمکو ایڈیٹر صاحب کی ذات سے بھی امید ہے کہ آیندہ وہ اس قسم کے مراسلات جس مین حملہ کرکے کسی کی دلشکنی کی گئی ہو - ہرگز شائع نہ کرینگے -

راقم

ایک ناصح مشفق   از سہارنپور

نیش عقرب نہ از پئے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

مولانا پنچ بہادر - مین تو بھی مہاشاؤن کا قائل ہو گیا - بات کا بتنگڑ بنانا اور رائی کا پربت کر دکھلانا انہی کا کام ہے - ایک تو گذشتہ کی پرچات مین نکتہ چینی کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہی تھے - مزید بران اب اپنا کمبل کربند سے مجرون کے گڑھنے مین بھی کمال پیدا کر چلے مین

ہو رہے ہیں۔ بند یا بیان کرتے ہیں۔ بہر حال ہوا سا بھی
ایسی۔ نتیجہ ظاہر ہو۔ کرنے تا ئین تھا ئین کرسکو
ہا رہتے ہیں۔ وطن سو کھتا ہی رہتا ہے گورنمنٹ
نے بھی سمجھ لیا ہے کہ کتوں کو بھونکنے دو ہمیں
جو کرنا ہو وہ کرتے ہی رہتے ہیں اور کرتے
رہیں گے۔ غرض ابھی بحال کر ایک مجنون کی
بڑ سے زیادہ وقعت نہیں۔ ہمارے بہت سے
اخباروں نے بھی بے سوچے سمجھے ہمارے اخبار
کی خبر کو صحیح مان کر غل مچا دیا کہ شہزادہ عنایت اللہ
کو ایک لاکھ اور ان کے رفقا کو دو ہزار نقد
[illegible] گورنمنٹ کی طرف سے دئے جاتے۔ حالانکہ محض
غلط۔ سراسر جھوٹ۔ پانیر اس کی تکذیب کرتا ہے
اور وطن اپنے معتبر راوی کے حوالہ سے لکھتا ہے
کہ دو ہزار روپئے کلیم پیش کئے گئے جنکو
رسما قبول کرلینا پڑا۔ کیونکہ یہ رسم قرار پاچکی
ہے کہ جو جرنیل [illegible] اقامت میں مہمان
کر رکھا ہوں وہ میزبان کو [illegible] دی کرنی چاہئے
صرف کھانا کھلا دینے اور مکان قیام کے لئے دینے
سے فرض میزبانی ادا نہیں ہو جاتا۔ اب جو رسم
قرار پاچکی ہے اسکو نہ برتنا میزبان کی دلشکنی
کرنا ہے۔ ہمارے بنگالی اخبار جی کی اتنی ڈبل
[illegible] آنکھ پھٹ گئی۔ اور اعتراض جمائے بغیر
نہ رہا گیا۔ اور یہ خیال شریف کے پیچوں بیچ میں
نہ سمایا۔ کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہوئی ہے۔
سرکار نے بھی [illegible] ہزار روپئے اسی بنا پر امیر
مرحوم سے قبول کرلئے تھے۔ ہمارے مہاشا
اخبار جی صاحب معہ سرپھرا ف گورنمنٹ پر بھی
حسب عادت جو اب طبیعت ثانی ہو گئی ہے اور
جسکے بغیر بالشبہ نجات کا ہضم ہونا مشکل ہے اور
اگر زہر اُگلا نہ کریں تو پیٹ کے قراقر سے زندگی
وبال ہوجائے اعتراض کا جذا جماہی دیا کیا معنی کہ

گورنمنٹ [illegible] اسراف [illegible] فوجی کام کا [illegible] چڑھاتے ہیں
ماشاءاللہ بلند پروازی آگئی۔ وہی مثل ہو گئی
کہ تیل جلے تیلی کا اور ... جلے مشعلچی کی۔ بھی
جب گورنمنٹ کے خزانہ میں پہنچ گیا تو پھر ہمارا
روپیہ کیسا۔ اور یہ خرچ جو کیا گیا کس کی خبر کا
کئے گئے۔ ہندوستان کی۔ کون انکو سمجھا سکے
کون انکو سمجھائے۔ اور اتنی سی رقم تیس چند روز
[illegible] ہوگیا۔ اور سرکاری خزانہ خالی ہوگیا۔ اور
یہ تنہا ہی کچھ روپیہ کے پیچوں بیچ میں نہ در آیا
کو سفارت جو کابل گئی ہے اور [illegible] جنگ
میں جو روپیہ صرف ہو رہا ہے وہ روپیہ آخر
اپنے پاس ہی سے خرچ کرنا پڑتا کہ نہیں۔ یہ تو
الٹے کا بدلہ ہوا۔ عوض معاوضہ گلہ چہ۔
مگر یہ سب باتیں ان کو جن کی آنکھوں پر
عداوت کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔ نہیں
سوجھتی۔ سوجھے یا نہ سوجھے بندہ خدمت

راقم

ابوالکمال دلسوزی

ٹرکی نے فرانس وجرمنی سے جو قرض لیا ہے اسکا
بڑا حصہ بغاوت عرب کے فرو کرنے میں صرف کیا جائیگا
تاہم [illegible] بادشاہ کے [illegible] گمان ہوگی جو ایک [illegible] ہوگا
یمن کی بغاوت کو فرو کر چکے ہیں؟

جاسوسونکی رپورٹین

شنگہائی سے تازہ خبر موصول ہوئی ہے کہ گذشتہ بحری جنگ سوشیما سے جو روسی بچکے ہین اون سے دریافت حال کیا گیا۔ ان روسیون نے جاپانی قوت و شجاعت کا اقرار کیا تھا۔ کہا کہ صرف ۵-۶ عدد جاپانی کشتیون نے بڑے کام کیئے۔ علاوہ ازین جاپانی سرنگون اور جاپانی کشتیون کے کرتبون نے روسیون کو سخت حیرت مین ڈالدیا۔ کہا جاتا ہے کہ روسیون کے کم از کم ۱۲ ہزار سپاہی اور ایکہزار افسر کام آئے روسی افسرون مین سینٹ پیٹرسبرگ کے اکثر مشہور خاندان کے ممبر اور نوعمر نوجوان اشخاص شامل تھے۔ جنکو مارے جانیپر تمام ملک رو رہا ہے

آبی ماکو نے گورنمنٹ آسٹریا کے قونسل کو مقام [illegible] پر مار ڈالا کہا جاتا ہے کہ ایک برٹش رعیت کا بھی لوٹنے کی غرض سے خون کیا گیا ہے اس واقعہ کے متعلق برطانیہ و آسٹریا نے گورنمنٹ مراکو سے شکایتین کی ہین

ہانگ کانگ ۱۰ جون :- آخری پولیس اور ڈاکوؤن کے مابین سخت جنگ واقع ہونیکی خبر ملی ہے اس جنگ مین بندوقین اور تلوارین آزادی سے استعمال کی گئین۔ دو ڈاکو مر گئے اور کئی [illegible] ہوئے۔ پولیس افسر جو [illegible] گورنمنٹ [illegible] افسر کے پیر مین بھی گولی لگی تھی

شنگہائی ۱۰ جون :- [illegible] چند [illegible] قحط کے [illegible] ہوگئے ہین

[illegible] کا نامہ نگار رفیق سے خبر دیتا ہے کہ گورنمنٹ جرمنی کو چند چھوٹی چھوٹی تجارتی رعایتین مراکو مین حاصل ہوئی ہین اگر اسنے زیادہ کسیقدر مزید رعایتین مل جائین تو جرمنی اور فرانس کے تعلقات دربارۂ مراکو کا تصفیہ جاتا رہیگا۔ اور معاملہ اہم اور نازک ہوجائیگا

ایک اور خبر مظہر ہے کہ کاؤنٹ ٹاٹنبیچ جرمن تجارتی مشن کے اعلیٰ افسر نے سلطان مراکو کو اطمینان دلایا ہے کہ وہ ہر حالت مین فرانس سے بیخوف رہین۔ جرمنی ہر حالت مین انکے مقابلہ کرنے کو مستعد ہے۔ اگر مراکو کی سرحد الجیریا کے قریب واقع ہوئی تو کیا ہوا جرمنی سرحد بھی تو فرانس کے قریب واقع ہے۔ ان کلمات نے سینٹ پیٹرزبرگ مین بڑا گہرا اثر کیا ہے

خدیو المعظم ۱۲ جون کو لندن مین وارد ہوئے۔ ملک معظم کے برادر عزیز ڈیوک آف کناٹ نے اسٹیشن پر آپکا خیر مقدم کیا۔

جو برٹش آبدوز کشتی [illegible] کے قریب تصادم کے باعث غرق ہوئی تھی۔ وہ دوبارہ تیرائی گئی۔

لندن ۱۳ جون :- یونانی وزیر اعظم ایم ڈیلیانس کے شکم مین چھری ماردی گئی ہے یہ واقعہ پارلیمنٹ کے باہر ہوا۔ قاتل اوسیوقت گرفتار ہوگیا۔ زخم گہرا اور خطرناک ہے۔

سنگاپور کی ایک تار برقی مظہر ہے کہ جہاز [illegible] ہیمبرگ کے نام سے مشہور تھا روسی گورنمنٹ نے ڈچ اسٹیمر کمپنی کے ہاتھ فروخت کردیا تھا اوسکا نام [illegible] رکھا تھا اسے جاپانی کروزر نے خلیج ملاکا مین برٹش سٹلمنٹ [illegible] کو گرفتار کرلیا اور اسمین ملاحون کے علاوہ [illegible] بھی [illegible]

اور اطلاع [illegible] گورنمنٹ سویڈن نے اپنے سفیر متعینہ [illegible] ناروے کو اطلاع دی ہے کہ وہ حسب معمول سویڈش اور ناروے کے سفیرون کا کام انجام دین لیکن موجودہ گورنمنٹ ناروے کو ناجائز شمار کرین۔

لندن ۱۴ جون :- یونان کا وزیر اعظم ایم ڈیلیانس فوت ہوگئے۔ جنازہ جمعہ کو بڑے تزک واحتشام سے نکالا جائیگا۔ کہا جاتا ہے کہ قاتل ظاہرا اس سے ملاقات کرنے کی غرض سے آیا تھا اور [illegible] وقت شکم مین خنجر ماردیا تھا اور وزیر اعظم تھوڑے عرصہ مین مرگئے تھے۔ قاتل کا نام [illegible] ہے۔ اسنے کہا کہ ملک مین قمار خانون کے بند کرنیکی جو کوشش وزیر اعظم کررہے تھے اوسکے انتقام مین یہ کارروائی کی گئی ہے۔

یورپ کے مشہور و معروف کروڑپتی یہودی بیرن [illegible] راتھس چائلڈ نے ویانا مین انتقال کیا

لندن ۱۵ جون :- برٹش جنگی جہاز [illegible] یونان کے [illegible] ایک توپ [illegible] پھٹا جس مین توپخانہ کے ایک لفٹنٹ بھی سخت زخمی ہوئے۔

لندن ۱۶ جون :- ایم تاکاہیرا جاپانی سفیر متعینہ واشنگٹن نے پریسیڈنٹ روزویلٹ کو اطلاع دی ہے کہ گورنمنٹ جاپان [illegible] صلح مرتب کرنیکے لئے [illegible] پیش کرتی ہے گورنمنٹ روس نے بھی جاپان کی تائید کی ہے [illegible] دی ہے کہ واشنگٹن مین [illegible] صلح مرتب ہو۔

سینٹ پیٹرزبرگ کے اخبارات [illegible] ہین کہ صلح کی تجاویز پر اعتراض [illegible] سے [illegible] جاپان [illegible] کی [illegible] ہے

گرانی سے بچنے کو لوگوں نے ایکا کیا کہ انڈا نہ کھائیں گے نہ تمباکو پئیں گے - ورنہ ۱۰ روپیہ جرمانہ کیا جائیگا اگر تین مرتبہ کوئی شخص اسکی خلاف ورزی کریگا تو وہ ذات سے خارج کیا جائیگا۔

آسام کے اضلاع غیر معمولی طغیانی پر ہے برف بافراط پگھل رہی ہے۔

شملہ میں سنیچر کے روز سخت طوفان ژالہ باری کا ہوا - تار وغیرہ ٹوٹ گئے

رنگون میں ماہ مئی میں ۱۸۵۴۴ چوہے مروائے گئے - اپریل میں ۳۹۴۶۶ تھے

کلکتہ کے بعض فرماتے ہیں کہ چوہوں کے قتل عام سے اون کے نیولنگ کو صدمہ پہنچا ہے

دربار میسور نے زراعتی تعلیم کے لئے ۳ وظائف قایم کئے جاپان جانا ہوگا۔

کلکتہ میونسپلٹی کے قانونی مشیر کو ۱۲۵۰ ملیگا - شرط یہ کہ غیر مقدمات کی پیروی نہ کرنے پائیگا۔

تاریخ وفا حسرت آیات

جناب خانبہادر سردار میر عبدالعلی افسر خفیہ پولیس بمبئی

وفادار سرکار نامدار

از نتیجہ فکر طبیب عبدالحمید حمیدی صدیقی مالک دواخانہ مغلئی عطار گلی - بمبئی

کیسے پیارے نظر آتا ہے یہ باغ | جبکہ گلشن ... کی گل ہوا
آہ کیسا ہوگیا یہ منتقل بزم جلال | ہم ... کتنا عمل ہوا
کون تھا یہ خطا بزم کی زینت ... | ... گل ہوا
حکم پولیس خفیہ میں نہ کیوں تاریک ہو
ہے - چراغ بمبئی اب گل ہوا

شملہ میں ایک نئی مارکیٹ کیلئے جگہ تلاش کرتے ہیں - گوشت فروخت ہوگا۔

پرتاپ ریلوے کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر سپول پر ۲۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا - اسلئے کہ بیچارہ بیجا شجاعت دکھا رہا تھا۔

بنارس میں دسمبر آیندہ میں انڈسٹریل اور زراعتی نمایش کا سالانہ جلسہ کیا جائیگا۔

تجویز ہے دہلی کا عجائب خانہ توڑدیا جائے اور یہاں کا سامان لاہور کے عجائب خانہ میں لائیں گے۔

دیناپور چھاؤنی میں آوارہ کتے کے نشانہ بندوق سے کئی عورتیں مجروح ہوگئیں

موکا کے منصف پر اونہیں کی عدالت کے ریڈر نے خوفناک حملہ کیا - گلا گھونٹ دیا تھا - ریڈر پر پانچسو روپیہ جرمانہ کیا تھا منصف کے گھر پر آکر خوب زدوکوب کی۔

مسٹر کلاڈ وائٹ ملک بھوٹان کی سفارت سے واپس ہوئے - ۵ مئی کو گنگٹاک میں پہنچنے والے ہیں۔

اکال گڑھ میں دیوان رام ناتھ خلف دیوان بھگت رام جو چڑھ بعمر اپنے ملازم کے ہاتھوں سے شب کو قتل ہوگئے۔

کپتن برتھن پولیٹیکل ایجنٹ ریاست اودے پور نے ۳ گھنٹہ میں ۳ بڑے شیر شکار کئے۔

ریاست منڈی کے طوفان باد وباران میں ایک درخت پر بجلی گری - چار سادھو نیچے تھے ہلاک ہوگئے۔

وادی کانگڑہ میں پچھلے زلزلہ کی گھبراہٹ سے بعض مریضان نقرس کو بالکل آرام ہوگیا ہے

کہتے ہیں فرانس نے جنوبی مراکو میں بڑی مخالف کوششیں کرنی شروع کی ہیں - سلطانی باغیوں کے لئے جو آلات حرب وغیرہ آرہے تھے انکو اسکی روک تھام کرلی - اور جو مدعی تخت کے لئے ہتھیار جاتے ہیں اونپر فرانس نے عمدہ چشم پوشی کی ہے - اسپر سلطان نے فرانس کو شکایت لکھی ہے کہ وہ باغیان سلطنت کی ہتیار سے امداد کرتا ہے۔

پنجاب ریکارڈ کے مقدمہ کا پال ڈسٹیڈیا بابا خان سنگھ پلیڈر امرتسر کو سخت عزتی اٹھانی پڑی ہے۔

ہندوستان میں خطوط ڈاک کے بیرنگ آنے کی اجرت ۵۰ روپیہ تک ایکٹ قرار دیگئی ہے

امرتسر میں آتشبازی کے بیچ ہوائی اور ہوائی گولہ چلانے کی ممانعت کی گئی - ورنہ ۲۰ روپیہ جرمانہ۔

گورنمنٹ عالیہ نے حکم دیا ہے کہ کوئی ملٹری افسر ملک تبت میں جانے کی اجازت نہ دیں گے۔

میونسپلٹی دہلی نے حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کی تیاریوں کے لئے دس ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

بنارس میں منظور ہوا کہ ایک مستقل پلیگ اسپتال تعمیر کیا جائے - پارک بن رہا ہے

دوشنبہ کو لاہور میں وائٹ لاک کمپنی کی دوکان میں ایک انگریز نے عمداً خودکشی کی - یہاں آیا - ریوالور خریدنا چاہی - باتوں باتوں میں اسی سے خودکشی کی - جان سے تنگ تھا - یہ سابق انسپکٹر پولیس تھا - اسپتال میں پڑا ہے۔

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا